## سوال

میرے اور خاوند کے مابین جھگڑا ہوا تو خاوند نے غصہ کی حالت میں طلاق کی قسم اٹھائی لیکن اسے ادراک تھا بعد میں ہماری صلح ہوگئی، پھر ایک بار دوبارہ اس سے بھی زیادہ اختلاف ہوا تو ہم نے علیحدگی کا فیصلہ کرلیا تو شوہر نے میرے گھر والوں کے سامنے طلاق کے الفاظ بولے، اور پھر دوبارہ نکاح رجسٹرار کے سامنے، کیا اب میں تین طلاق والی شمار ہوتی ہوں یا کہ رجوع ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اور کیا اگر رجوع کرنا صحیح ہے تو کیا اس کے لیے حلالہ کی شرط ہوگی یا نہیں؟

## جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق واقع بھی ہوتی ہے اور نہیں بھی ہوتی، یہ غصہ کی شدت کے اعتبار سے ہے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (22034) کے جواب کا مطالعہ کریں

دوم:

نکاح رجسٹرار کے سامنے جو طلاق دی تھی اگر تو خاوند نے اس سے پہلی طلاق کی تاکید کا ارادہ کیا جو آپ کے گھر والوں کے سامنے دی تھی، یا پھر اس طلاق کی خبر دینے کا ارادہ کیا تھا تو یہ تیسری طلاق شمار نہیں ہوگی

لیکن اگر اس نے پہلی طلاق کی بجائے اور طلاق دینے کا ارادہ کیا تھا تو پھر اس کی نیت کے مطابق ہوگا، اس لیے اس میں خاوند کی نیت اور قصد و ارادہ معتبر ہوگا

اگر نکاح رجسٹرار کے سامنے دی گئی طلاق اگر خاوند نے اس کو پہلی طلاق کے علاوہ نئی طلاق کی نیت کی تھی تو یہ دوران عدت دی گئی طلاق شمار ہوگی، اور جمہور علماء کرام کے ہاں یہ عدت میں دی گئی طلاق واقع ہوگی کیونکہ طلاق رجعی کی عدت میں عورت بیویوں کے حکم میں شامل ہوتی ہے اور اسے طلاق ملحق کی جائیگی

الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

"جمہور فقھاء احناف، شافعی مالکی کا مسلک اور حنابلہ کی ایک روایت میں کے ہاں طلاق رجعی کی عدت میں دی گئی طلاق واقع ہوگی، حتی کہ اگر خاوند نے مدخولہ بیوی سے تمہیں طلاق کہا اور پھر عدت میں اسے تجھے طلاق کے الفاظ بولے تو یہ دوسری طلاق شمار ہوگی، جب تک یہ پہلی طلاق کی تاکید نہ ہو، اور اگر وہ پہلی کی تاکید کرنا چاہتا ہے تو پھر یہ دوسری طلاق واقع نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (12/29).

سوم:

اگر مذکورہ طلاق عورت کو حیض کی حالت میں دی گئی ہو یا پھر ایسے طھر میں جس میں بیوی سے جماع کیا تھا تو بعض اہل علم کا فتوی ہے کہ یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، اس کی مزید تفصیل

دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 72417 ) کے جواب کا مطالعہ کریں

چہارم :

جب تین طلاقیں ہو جائیں تو عورت اپنے خاوند سے بائن ہو جاتی ہے، اور وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ کسی دوسرے مرد سے صحیح نکاح نہ کر لے، نکاح حلال نہیں بلکہ نکاح رغبت ہونا چاہیے، نکاح کے بعد وہ دوسرا خاوند اس سے وطئ کرے اور بعد میں یا تو فوت ہو جائے یا پھر خود ہی طلاق دے دے تو اس صورت میں پہلے خاوند کے لیے جائز ہے کہ وہ اس عورت سے نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ نکاح کر لے

لیکن نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے، کیونکہ اس میں رغبت کے ساتھ نکاح نہیں کیا جاتا، بلکہ اس نیت سے نکاح ہوتا ہے کہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہونا ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حلالہ کرنے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت کی ہے

نکاح حلالہ سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوگی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"عام اہل علم جن میں حس بصری، امام نخعی امام مالک لیث، ثوری، اور ابن مبارک اور امام شافعی شامل ہیں کے قول کے مطابق نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے"

دیکھیں : المغنی ( 137/7 ) .

اور یہ بھی کہتے ہیں :

"نکاح حلالہ فاسد ہے اس سے پہلے خاوند کے لیے اباحت حاصل نہیں ہوگی " انتہی

دیکھیں : المغنی ( 140/7 ) .

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

**85554**